CODE NO: 17

میڈیا اور سماج

میڈیا، میڈیا، میڈیا آج ہر طرف دیکھوں تو یہی
صرف سوشیل میڈیا استعمال کرتے ہوئے لوگوں کو
دیکھ سکتا ہے۔ آج ہر ایک آدمی کا
ساتھ اپنا ایک بڑھا موبیل فون ہے۔ اور
اسی سے ان لوگوں کو سب کچھ دیکھ سکتا ہے۔
سب کچھ کا مطلب ہے کی ان لوگوں کو سارے
دنیا اپنا گھر میں رہ کر دیکھ سکتا ہے۔
ہمارا دیش میں بہت طرح کی میڈیا
ہے۔ جیسے کی کمپیوٹر، انٹرنیٹ، ٹی۔وی،
اخبار، ریڈیو۔ یہ سب کچھ الگ الگ
طریقوں کے میڈیا ہے۔ اور یہ سب سے

ہمارے دنیا میں ہونے والے سارے بار
بارے میں ہمیں پتا چلتا ہے۔

پہلے زمانے میں ہمارا پاس م
اور صرف ہمارا گھر والوں تھا۔ تو
خبروں ہمیں باہر جانے والوں سے پتا
تھا۔

لیکن وقت کا جانے پر سارے گھر
پر ریڈیو آگیا۔ تو ہمیں جیسں کا ک
آواز وہاں سے اس ریڈیو ب
سن سکتا تھا۔

پھر وقت کا جانے سے ٹی وی
اخبار آگیا، کمپیوٹر آگیا، اور ا
بھی آ گیا۔ اب ہمیں انٹرنیٹ کا ز
چلتا ہے۔

CODE NO : 17

انٹرنیٹ نے سارے دنیا کو اپنی کا اندر کر دیا۔
انٹرنیٹ ہی پر ہم بیٹھ کچھ چیز دیکھ سکتا ہے
بیٹھ کچھ چیز سن سکتا ہے۔ اور بیٹھ کچھ
چیز کر بھی سکتا ہے۔ انٹرنیٹ کا بارے میں
کیوں تو وہ سب جی ہمارے لیے اچھی
نہیں ہے۔ انٹرنیٹ کو بیٹھ کچھ اچھائی یا ہے
انٹرنیٹ کا وجہ سے ہم ہی اور بھی
دیتے ہوئے ہمارا رشتہ داروں کا ساتھ بات
کر سکتا ہے۔ ان کو دیکھ سکتا ہے۔ اور بچلی
اور ٹیلفون کا بل بھی بہت زیادہ بھی بڑھا
بڑھا وغیرہ بھی دیتے ہے کہ ہمارا
اب ایسے کرنے کے زرورت بلکل ہے

نیٹی ہے انٹرنیٹ کا دور سے پہلی بجلی اور ٹیلیفون کی
کے بل تھی ہی زیادہ کر سکتا ہے۔ یہ سب انٹر
نیٹ کا بھائی ہے۔

انٹرنیٹ کو بیٹ سارے کر امکیاں بھی ہے
بیٹ سارے مطلب بیٹ سارے۔ آج کل ہمارا
دنیا کا بیٹ لوگوں نے سوشیل میڈیا ہی استعمال
ہے جیسے کی فیس بک، ٹوئٹر، انسٹاگرام اور بہت
بیٹ کرے سوشیل میڈیاں ہے۔ اس کرے
کی سوشیل میڈیا کے دور سے یہ لوگ
اپنا خود بھی بیٹ ہوئے دشتے داروں کا
ساتھ بات چیت کرتا ہے۔ اور ان سب
سے پہلی خوب سارے خوشیوں کو بھی ملتا
ہے۔

CODE NO :17

ان آدمیوں کو خیس بک میں
بیس ہزار دوستوں ہوگی - پر اس کا گھر کا
باہر کے ایک بھی دوست نہیں ہوگی -
اس طرح کا سوشیل سڑوکنگ میڈیوں کا
بڑتے ہوئے استعمال کے وجہ سے ہمارا
گھر والوں کو بھول جاتا ہے - اپنا ماں باپ
کو سینزیبل نہیں کرتا ہے - کچھ بچوں بڑائی
سب چوڑ کر ہمیں خیس بک میں ہر دن
بیٹھا رہتا ہوں - اگر ہم ایسے کروں
تو وہ ہمارا آنکھوں کیلئے خطرناک ہے
ہمارا آنکھی بھی خراب ہوجائے گا اور وقت
کا جانے پر ہم بیمار پڑ جائیں گا -

اور دوسرا جو میڈیا ہے وہ ٹیلی
ویژن ہے جس میں ہم خود سارے ویڈیوز دیکھ سکتا
ہے کچھ ویڈیوز ہمارے پڑھائی کیلئے
ہوتا ہے ہمارا آج کل کا نوجوان
انٹرنیٹ کا کتنا طریقے سے استعمال کرتے
ہے ان لوگ ڈرلی موویز، ٹیلی ٹوبی اور
چیزوں کی کتنا طریقے کا ویڈیوز دیکھتا ہے
جو نہیں دیکھنا چاہیے۔

اس طرح کی کئی ہوئی کمپنیوں کرنے
کو بیچنے کیلئے انٹرنیٹ بھی بولیں
والوں ہے اور ان بولیں والوں کا نام
ہے 'سیبر سل' - 'سیبر سل' والوں انٹرنیٹ
بھی بڑا طرح کی کام کرنے والوں

CODE NO : 17

کو پکڑ کر جیل بند رہنا پڑے۔

اور انٹرنیٹ بھی بھی بہت سے
عورتوں کی بیزتی ہوتی رہتی ہے مردوں
عورتوں کا بری طرح فوٹوس بنا کر وہ بے
ہودہ جگہ پر بھی ڈالتے ہیں۔ اور ان
عورتوں کا زندگی برباد ہو جاتے ہیں۔
ہمیں ایسے کری ہوئے کاموں کبھی بھی
نہیں کرنا چاہیے۔

آج کل ایسا لوگوں دیکھنا ہے
جس لوگ بڑھا بڑھا کمپنیوں کا
اکونٹ ہیکنگ کرتا ہے۔ اس کا مطلب
یہ ہے کی ان لوگوں کا اکونٹ سارے
رازی ہمیں اپنا کمپیوٹر بھی مل جاتی ہے

اور انجوائے کا راز کی واپسی ٹرین کیلئے پیسے
بھی مانگتے ہے۔ یہ بڑی کھلتی ہے۔ یہی
ایسے نہیں کرنی چاہیے۔ اور کچھ لوگوں کو
بھی سیریس مسئل ہوتا ہے۔ اور جیل بیچ جاتا ہے
آج کل ایک نئی بات اخبار میں
آیا۔ اور وہ ہے گی انٹرٹینمنٹ میں ایک
مچھر آیا ہے۔ اور اس کا نام ہے 'ہلو ویل'۔
جو بھی آدمی یہ مچھر کھاتا ہے وہ اپنا جان
کا قربان کرتا ہے۔ کیرلا میں بھی بہت
سی لوگوں یہ مچھر کھا کر اپنا جان قربان
کر دیا۔ جنوبی باڑ پولیس والوں نے
یہ مچھر بنایا ہوا آدمی کو دنیا سے
بچانے کا۔ اس کا نام خلیہ بدیک تھا

CODE NO : 17

اس سے کھیل کے بارے میں پوچھا تو وہ
یہ کہا کی وہ "بلو وہیل" نامی کھیل اسلئے
بنایا گیا ہے کھیل کا مقصد یہ ہے وہ برا
آدمیوں کو اس دنیا سے ہٹانا چاہتا تھا
تو جو بھی یہ کھیل کھیلے گے وہ اپنا جان کا
قربان کر دینگا - تو ہمیں اس طرح کا برے
برے کھیل نہیں کھیلنا چاہیے -

آج کل ہمارا سارا لوگوں کا
گھر میں اخبار آتا ہے - اخبار سویرے ہمیں
پڑنا اچھی آدت ہے - اخبار کا مقصد
سے ہمیں بہت سارے چیزیں پڑھ سکتا
ہے صرف سکول جانے سے ہمیں پڑھائی
بند سکیدنگی - اسکول کے جانے کے ساتھ
ساتھ ہمیں اخبار بھی پڑھنا چاہیے -

لیکن کیا کروں آج کل اخباروں

کا ہر طرف اشتہاروں سے برا حال ہے۔
اخبار کا ہر طرف دیکھوں تو یہی نظر آتا ہے
اشتہاروں پر ہی نظر آتا ہے۔ اسلئے ضروری
باتیں بھی اخباروں سے نہیں پڑھ سکتا ہے
ہمارا دیس کا اخباروں ایسے نہیں ہونا چاہیے
آج کل اخبار بھی پیسے کمانے کا ایک ذریعہ بن گیا
ہے۔ اخباروں میں اشتہاروں کو بڑا لگا دیتے
ہیں اخباروں ہمارا سماج کو اچھا بنانے میں
مدد کرنی چاہیے۔

آج کل ہر گھر میں ٹی وی
دیکھ سکتا ہے۔ ایک چھوٹا سا جو میٹری
ہے اس کا نہ دروازہ ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔
بس اس جو میٹری کا اندر ضرور ایک ٹی وی
ہوگا۔

CODE NO : 17

آج کل لوگوں کو ٹی وی کے بنا
رہنا مشکل ہے اس ٹی وی میں لوگوں
کو گھر میں بیٹھ کر سارے دنیا میں ہونے
والی باتوں کے بارے میں پتا چلتا ہے
گھر کا عورتوں اس ٹی وی میں سیریلوں
دیکھتا ہے بیشتر سیریلوں میں بری لڑکی
کا باتیں دکھاتا ہے۔ اور گھر کا عورتیں
اس لڑکی کا بری سرگرمیوں دیکھ کر
دل کے اندر برا بنتا جاتا ہے۔
اور اپنے بچوں سے پڑنے کو کہہ کر
ان لوگوں گھر کے اندر کی گھر دروازہ
بند کرتا ہے۔ اور گھر کی عورتوں
ٹی وی میں سیریل دیکھتا ہے۔ یہ

بل کل ایک اچھا گھر نہیں ہے۔ عورتوں
ایسے نہیں کرنی چاہیے۔ عورتوں کو اپنی
بچیوں کو بھی برابر کا درجہ بال کرنا ہے۔
کچھ عورتوں سسرالیوں نہیں دیکھتا ہے
اور اچھا طریقے سے اپنے زندگی کو
بناتے ہے۔ زیادہ پسرپل دیکھنے والوں عورتوں
اپنے بچی کی بھی درجہ بال نہیں کرتا ہے۔
اور وہ یہ نہیں دیکھتا ہے کی وہ بڑا ہوا
تھیرے کی اندر اس کا بیٹی ہے کہ
اس کو بھی کیا کرنا ہے۔ اسی
طرح سے ہمارا بنا زمانے کے بچیاں
برابر ہو جاتے ہے۔ تو عورتوں
کو اپنے بچوں کو اچھی طرح سے دیکھ بال
کرنا ہوگا۔

CODE NO : 17

آج کل کا سارے لوگوں سمجھا
کو پیسہ کرنا ہے اور دن میں تین چار
سمجھا دیکھنا ہے۔ بچوں کو اپنا بابا اس کو
کا فیس بک کے کیلئے دیا ہوا پیسا ہوں سے
وہ سکول فیس بھی بھرنا ہے۔ کہ وہ
پیسا لیکر سمجھا دیکھنے کیلئے جانا ہے۔
دو کی سمجھا ہے۔ اچھی سمجھا
اور بری سمجھا پر لوگوں آج کل برا سمجھا
زیادہ دیکھتا ہے۔ اور اچھی سمجھا کی
دیکھا کم کر دیا۔ سمجھا میں جو کچھ بھی
دکھاتا ہے اس کو وہ لوگ اپنے
زندگی میں بھی کرنا چاہتا ہے۔

کچھ دن پہلے اخبار میں پڑھا تھا

اردی ایپ بھی اس آدمی کو ایپ والے اس
امتیاز لگتے وقت جو بھی کام کرنے کے وجہ
سے پولیس پکڑا تھا۔ وہ بلو ہوٹوتھ کا صدر
تھے سارے سوالوں کا جواب اپنے گھر
میں بیٹھے ہوئے بیوی سے پوچھ
رہا تھا۔ اور جب پولیس نے اس سے
اس کام کا بارے میں پوچھا تو وہ ایسے
کیا کی وہ سارے کاموں سننا دیکھنے
کا بارے پڑھا ہے۔ 'منا بائی' نامی
سننا بھی کیا ہوا جیسے اسنے بھی کیا
اور اسے پولیس پکڑا تھا۔ سننا کے وجہ
سے ہوئے ہوئے حادثوں کا بارے میں

CODE NO: 17

ہمیں پتا چلنا چاہیے۔ اگر کچھ بتانا ہو تو ہمیں بھی ایسے تیاری کرنا چاہیے کیوں کہ ہم بے خوف نہیں ہوں گے ہمیں خوف ہے اسلئے ہمیں اچھی کام کرنا پڑیگا۔

سوشیل میڈیا میں ایم ایس یا کسی اسلامی سسٹم کا خیس بک پیج ان لوگوں کے بارے میں بتنا چاہیے تھا۔ یہ سب ہمارا کمیونٹی دیتے ہوئے نوجوان مسلمانوں نے دیکھا اور پسند کیا اور اور اپنا ماں باپ اپنا دین سب کو چھوڑ کر ایم ایس میں شامل ہونے کیلئے

ارمان ، اراک جیسے گھٹیا ڈراموں میں
کیا - اور آزمائش کرنا شروع کیا -
آزمائش سے پہلے ہمارا خدا کو کبھی بھی
پیار نہیں کرسکتے - خدا کو پیار
کرنے والوں خدا جیسے عمل کرنا ہے ،
آزمائش نہیں - اسلئے ہمیں خبیث
دیکھ کر ہمارا ماں ، باپ کو چھوڑ کر
نہیں جانا چاہیے - خبیث جیسا چیزوں
میں ہمیشا دھوکا ہی آخر میں ہوگا -

حاجرہ نامک لڑکی کو ہم
سب جانتے ہونگے - وہ پہلے مذہب بالکی
مسلم بنگئی تو اسی کا وجہ باپا اسی کو پیٹ
پڑھایا گیا - تب میڈیا نے اسے بچایا -
میڈیا میں اس کا حالت سب دیکھا اور

CODE NO : 17

میڈیا کے بڑھ کی وجہ سے ہی ایسے آزادی
ملا - جیسی کہ ہوا تھا اس آدمی کے ساتھ
لوگ حادثہ کا ساتھ تھا - اسلئے اسے گھر
سے باہر آ سکتا -
میڈیا ہمارا سماج کو بہت سی طریقے
سے استعمال کرنے لیے - ان میں اچھی طریقے
اور برا طریقے بھی ہے -
ہمیں ہمارا پرانا زمانے کے بارے
میں سوچنا چاہیے - پرانا زمانے کا لوگوں
کو کوئی بھی میڈیا کا بنا خوشی سے جیتا تھا -
ان لوگوں کو کوئی بھی میڈیوں کا ضرورتا
بھی نہیں تھا - اسلئے پرانا زمانے میں

تختیاں اور حوصلہ بھی بہت کم نظر آتا تھا۔
لیکن آج کا زمانہ ایسا نہیں ہے۔ میڈیا آیا
تو تختیاں اور حوصلہ بھی ختم ہو گیا۔

پہلا واقعہ یا کسی کی ہماری سرکاروں
کرتے ہوئے حوصلوں کے بارے میں سب کچھ
پھر کبھی وی ڈی او بھی دیکھ سکتا ہے۔
اور اگر پھر کوئی بھی بات پر کرنا ہے تو
پھر میڈیا کا مدد لے سکتا ہے۔ اور جو
کچھ بھی پھر کہنا ہے۔ وہ پھر میڈیا
کا مدد سے پھر دنیا سے کہہ سکتا ہے۔

بہت سی لوگوں جو اچھی کام سے
کمائی ہوئی۔ جو سرا اچھی کام سے ناچتی

CODE NO :17

ہوگی۔ پر اپنا ہر دکھانے کیلئے اگر اسے اچھی
صبح بھی ملتا ہے تو وہ اپنا ویڈیو بوٹوب
پر ڈال سکتا ہے۔ اور اسی طرح ہمارے
پورا دیس کا کوئی بھی میڈیا کا پارٹ
بن بڑھنا ہے۔

مجھ سے ان پہلے اخبار بھی پڑھا
کہ کچھ مسلم عورتوں اپنے کا خلاف
خلیفی ہوب ڈالا اور وہ ویڈیو انٹرنٹ
پر ڈالا۔ ان عورتوں کا دیس کا سارے
طرف سے برا طرح کا باتیں آرہا تھا۔
سب ان عورتوں کا بارے بھی برے باتیں
کیا۔ ان سب سے سوشیل میڈیا کی مختلف
طرف بھی دیکھ سکتا ہے۔

آج کل ہر آدمی بہت مصروف ہے
ساتھ اپنا موبائل ہوتی۔ اور اس موبائل میں
اسے سب کچھ دیکھ سکتا ہے۔
ہر موبائل زیادہ وقت استعمال کرنے
کی وجہ سے اس کا اندر کا گرمی بڑھ جاتا
ہے۔ اور پھٹ جاتا ہے۔ اور آدمی
مر جاتا ہے۔ اسلئے ہمیں ہر وقت موبائل
نہیں استعمال نہیں کرنی چاہیے۔
اگر فون میں بات کرتا ہے تو ہمارا
آواز سیٹلائٹ کا ذریعے دوسرے کو
پانی جو بھی اپنے پیاری رشتے داروں
کو سن سکتا ہے۔ اور ہمارا دیس
روٹا سنسنی سیٹ بیلٹس جو ٹھنڈ
ہر اوسال ہے۔

CODE NO : 17

یہ سب سے پہلی پتا چلتا ہے کی
سماج اور میڈیا اچھی طرح سے جڑی ہوئی
ہے آج کا سماج کو میڈیا بنا نہیں
رہ سکتے۔

کچھ دن پہلے اخبار میں دیکھا کی
سوڈی میں سوفیا نامک ایک روبوٹ
کو وہاں کے شہریوں کے جیسے جینے کا حق
ملا۔ یہ بات میڈیا میں بیٹھ بار دیکھ
سکتا تھا۔ اس سے پہلی پتا چلتا ہے کی
ہمارا سماج بھی بڑتا رہتا ہے۔ اور ہمارا
سماج اسلئے بڑھایا کیوں میڈیا بھی
ہمارا سماج کا ساتھ ہے۔

عورتوں کی آزادی کی راہ میں
میڈیا کا حصہ بیشتر بڑھا ہے۔
پہلے عورتوں کو گھر سے باہر جانے کا بھی اجازت
نہیں تھا۔ لیکن میڈیا آنے کے بعد عورتوں
نے اپنا آواز اٹھایا مختلفیوں کا خلاف۔
میڈیا ہیلپر جگ میں ہے۔ جب
ایک بوڑھ عورت کو اپنا بچوں گھر سے
باہر نکالنا تو وہ ایک چوٹی چھوٹی
میں بنا کسی لوگوں کا مدد سے وہ
کھانا بھی ملنے کی حالت میں اکیلا رہتا تھا۔
وہ آج بھی مر سکتا تھا۔ تب
اس مدد کرنے کیلئے صرف یہ میڈیا
ہی تھا۔ میڈیا کی آنے کی اس کی حالت
اخبار میں لکھا اور اخبار بیٹھ کر

Received 6-10 ... 2017

بیٹھ سارے لوگوں اسے مدد کرنے کیلئے آگے
میڈیا ہونے کی وجہ سے اس بچاری عورت
کا جان بچ سکا۔ یہی تو وہ مدد بھی سکتا تھا۔
اس سے میڈیا کی مدد کرنے والی طاقت کو
بھی سمجھا جا سکتا ہے۔

امیروں کو اگر کینسر یا کوئی
بڑی بڑی بیماریوں پڑ جاتا ہے تو
پیسے کے مدد سے علاج کر سکتا ہے۔ پر
غریبوں کی حالت کیا ہے۔ اگر ان لوگوں
کو کینسر پڑ جائے تو علاج کیسے کریں گے۔
تب بھی میڈیا ہی کام آتا ہے۔ میڈیا ان
غریب آدمیوں کا حالت ٹی وی اور
اخبار میں ڈالتا ہے۔ اور اسی لوگوں ان
غریب لوگوں کو مدد کرنے کیلئے آتا ہے۔

سب ہی میڈیا کو اچھائی کا ذریعہ
سمجھتا ہے۔

یہ سب سے بڑی بدقسمتی
ہے میڈیا کا بدلتا ہوا مزاج
بدل رہا ہے۔ میڈیا اچھی طرح سے اور
بری طرح سے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔
شیکسپیئر نے کہا تھا کہ "میں نے وقت
کو برباد کیا تو اب وقت مجھے برباد
کرتا ہے"۔ اسلئے ہمیں میڈیا کو اچھی طرح
سے استعمال کرنا چاہیئے۔ میڈیا کے ساتھ ہمیں
بچارے لوگوں کو مدد کرنی چاہیئے۔ میڈیا
کا مدد سے ہمارا انسانیت بڑھنا چاہیئے۔
میڈیا کا مدد سے ہمیں جہاں بھی اچھائی کو
ملانا چاہیئے۔
اگر ہمیں چاہیں تو بری طرح
سے میڈیا کا استعمال کر سکتا ہے۔

پر ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

میڈیا کا بھی اس سے بہت بڑی ایک
خوبصورت دنیا کو بنانا چاہیے۔ اور
ہر طرف میڈیا سے اچھائی پھیلنا
چاہیے۔ تبھی ہم بھی خوش ہو جائیں گے
اور سارے دنیا کو خوشی ملے گی۔